سفارشات

دوروزہ بین الاقوامی کانفرنس بہ عنوان:

پاکستان میں مدارس کی تعلیم روایت و تغیرات

منعقدہ ۲۹-۳۰/اپریل ۲۰۱۵ء

زیر اہتمام شعبہ علوم اسلامیہ، بہاء الدین زکریا یونی ورسٹی، ملتان

بتعاون: ہائر ایجوکیشن کمیشن، اسلام آباد و ادارہ امن و تعلیم، اسلام آباد

دینی مدارس برصغیر کے سماج کا ایک اہم عنصر ہیں جنھوں نے روایتی نظامِ تعلیم کی بقا اور زندگی کے مختلف شعبوں میں ماضی سے حال تک افراد فراہم کیے اور متعدد دینی ضروریات پوری کی ہیں۔ دینی مدارس کا موضوع، تاریخی، تہذیبی، علمی، فکری اور عملی پہلوؤں سے معاشرتی علوم کے مشرقی اور مغربی ماہرین کی توجہ کا ہمیشہ سے مرکز رہا ہے جس کا اندازہ ان کے حوالے سے تیار ہونے والے لٹریچر سے کیا جا سکتا ہے جس میں ہمیں ان اداروں کی تاریخ، نصابِ تعلیم، طرزِ تدریس، سماجی کردار، افراد سازی، وقت اور حالات کے لحاظ سے مختلف تبدیلیوں اور دیگر کئی پہلوؤں سے گفت گو دیکھنے کو ملتی ہے۔ اسی روایت کا ایک حصہ مدارس کے بارے میں منعقد ہونے والی کانفرسیں اور سیمینار بھی ہیں۔

اسی حوالے سے بہاء الدین زکریا یونی ورسٹی ملتان کے شعبہ علوم اسلامیہ و اسلامک ریسرچ سینٹر نے ۲۹- ۳۰اپریل ۲۰۱۵ء کو ایک دوروزہ کانفرنس " پاکستان میں مدارس کی تعلیم: روایت و تغیرات " کے عنوان سے منعقد کی جس کا بنیادی مقصد مختلف اداروں کے محققین کو مدارس کے موجودہ نظام تعلیم کی جانچ، تقابل اور تبدیلی کے بارے میں اپنا اظہار خیال بیان کرنے کا موقعہ فراہم کرنا تھا۔

کانفرنس کے بنیادی موضوعات حسبِ ذیل تھے:

۱- تاریخی تناظر میں موجودہ دور کے مدارس کا کردار

۲- نصاب مدارس اور ان کی مختلف اصلاحات

۳- پاکستانی مدارس کی غیر معمولی ہم نصابی سرگرمیاں

۴- دینی مدارس اور بین الثقافتی اور غیر ثقافتی سماجی سرگرمیاں

۵- حفاظت دین میں مدارس کا کردار

۶- مدارس کے نظام تعلیم کے تناظر میں روایت وجدت کا مباحثہ

۷- پاکستان میں امن اور تنازعات کا حل اور مدارس کی تعلیم

۸- مدارس کے نظام تعلیم کے دیگر متعلقہ پہلو

ان موضوعات پر مختلف اہلِ علم نے علمی اور تحقیقی مقالات پیش کیے اور مندرجہ ذیل اہم نکات کو کانفرنس کی سفارشات کی حیثیت دی گئی:

۱- کانفرنس، دینی مدارس کی ان کاوشوں کو سراہتی ہے جن کے نتیجے میں ملک میں خواندگی اور تعلیم کو فروغ حاصل ہوا۔

۲- کانفرنس، مالی طور پر کمزور طبقات کے بچوں کے لیے بنیادی ضروریات کی تکمیل میں دینی مدارس کی محنتوں کو لائق تحسین سمجھتی ہے۔

۳- کانفرنس، مذہبی تعلیم کے فروغ کے حوالے سے دینی مدارس کے کردار کو وقعت اور ستائش کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔

۴- کانفرنس، ملک میں قومی اور ملی مقاصد کی تکمیل کے لیے ایک ایسے قومی نظام تعلیم کی تشکیل پر زور دیتی ہے جس میں کسی قسم کی طبقاتی، مسلکی اور فرقہ وارانہ تقسیم نہ ہو۔

۵- کانفرنس، دینی مدارس کے فضلا کی یونی ورسٹی کی اعلیٰ تعلیم میں دل چسپی کو دینی اور قومی مقاصد کے لیے نیک شگون سمجھتی ہے اور قرار دیتی ہے کہ ان فضلا کے ذریعے اسلامی تحقیق کو بہتر بنانے اور اس میں گہرائی پیدا کرنے کے مواقع پیدا ہوں گے۔

۶- کانفرنس، شعبہ علوم اسلامیہ، بہاء الدین زکریا یونی ورسٹی، ملتان کے زیر اہتمام ادارہ امن و تعلیم اسلام آباد کے تعاون سے دینی مدارس کے اساتذہ کے تعارفی وتربیتی پروگراموں کے انعقاد کو سراہتی ہے اور امید رکھتی ہے کہ یونی ورسٹی اور مدارس کے اساتذہ کے مابین باہمی تعامل کو مستقل بنیادوں پر جاری رکھا جائے گا۔

۷۔ کانفرنس، تجویز کرتی ہے کہ پاکستان کی دیگر جامعات، بہاء الدین زکریا یونی ورسٹی، ملتان کے طرز پر اپنے اپنے دائرے میں یونی ورسٹی اساتذہ اور دینی مدارس کے اساتذہ کے مابین تعارفی اور تبادلہ خیالات و تجربات پر مبنی پروگراموں کے انعقاد کو اپنے تعلیمی کیلنڈر میں شامل کریں۔

۸۔ کانفرنس، مسلکی بنیادوں پر مدارس کی تقسیم اور معاشرے میں اس سے پیدا ہونے والی گروہ بندی کے خاتمے کے لیے مدارس کے ذمہ داران حضرات اور ریاست کے اداروں پر زور دیتی ہے کہ وہ اپنا مثبت کردار ادا کریں۔

۹۔ کانفرنس، نو آبادیاتی دور کے فرقہ وارانہ تعلیمی ورثے کو مسترد کرنے پر زور دیتی ہے اور قرار دیتی ہے کہ وحدت انسانیت، وسعت نظری، بامقصد مکالمہ اور اختلاف رائے میں برداشت و تحمل جیسے اسلامی اصولوں پر مبنی مذہبی اور عصری اداروں کے تعلیمی نصاب کی تشکیل نو کی جائے۔

۱۰۔ کانفرنس کی نظر میں ضروری ہے کہ دینی علوم اور جامعات کے ماہرین نظام تعلیم کے مقاصد کا تعین کر کے اس کے مطابق عصری تقاضوں کی روشنی میں اپنی حکمت عملی مرتب کریں۔

۱۱۔ کانفرنس، اہل مدارس کے غور و فکر کے لیے تجویز پیش کرتی ہے کہ انسانی معاشروں کے رجحانات سے واقفیت کے لیے انسان شناسی، نفسیات، عمرانیات، تاریخ اور ابلاغی مہارت جیسے علوم سے آگہی کے لیے مناسب اقدامات کیے جائیں۔

۱۲۔ کانفرنس، دینی مدارس کے نصاب کی تدریس کے لیے جدید طریقہ ہائے ابلاغ سے استفادہ اور تقابلی و تجزیاتی مطالعہ کو فروغ دینے کی تجویز پیش کرتی ہے۔

۱۳۔ کانفرنس، دینی مدارس کے نظام کو منظم کرنے اور مذہبی و عصری اداروں میں خلیج کو ممکنہ حد تک کم کرنے کے لیے ۱۹۶۹ء میں پیش کی جانے والی تجاویز پر مزید کام کی ضرورت پر زور دیتی ہے، جو مغربی و مشرقی پاکستان کے علما کی طرف سے مدارس ایجوکیشن بورڈ کے قیام کے حوالے سے پیش کی گئیں اور جس کے مطابق اس وقت بنگلہ دیش میں یہ بورڈ کام کر رہا ہے۔

۱۴۔ کانفرنس تجویز کرتی ہے کہ مدارس کے علما و طلبہ کے دیگر مدارس اور عصری تعلیمی اداروں کے مطالعاتی دوروں کا اہتمام کیا جائے۔

۱۵۔ کانفرنس تجویز کرتی ہے کہ یونی ورسٹی اساتذہ کی نگرانی میں دینی مدارس کے طلبہ کو تحقیقی مقالات و مضامین لکھنے کی حوصلہ افزائی کی جائے۔

۱۶– کانفرنس تجویز کرتی ہے کہ مدارس کے نظام تعلیم میں آج کی علمی زبانوں بالخصوص عربی زبان میں لکھنے اور بولنے کی مہارت اور انگریزی زبان سے علمی واقفیت کے ضروری اقدامات کیے جائیں۔

❁❁❁❁❁❁